باب: 49

شیخ عبد القادر جیلانیؒ

(1077 - 1166 AD)

آپ کا نام محی الدین ہے مگر الذہبیؒ نے آپ کا نام عبد القادر بتایا ہے۔اور آپ اسی نام سے مشہور ہیں۔ بعض نے آپ کا لقب محی الدین کہا ہے۔آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ شیخ عبد القادرؒ، شمالی ایران کے جنوبی ساحل پر واقع مقام "گیلان" میں پیدا ہوئے۔گیلان کا عربی تلفظ جیلان بنتا ہے،اسی لیے آپ جیلانی کہلاتے ہیں۔آپ کے والد کا نام ابی صالح موسیٰ ہے۔ والدہ محترمہ کا نام اُم الخیر امۃ الجبار فاطمہ ہے۔ آپ کا پدری سلسلۂ نسب امام حسنؓ سے اور مادری سلسلۂ نسب امام حسینؓ سے ملتا ہے۔آپ کے والد کا انتقال آپ کی کم سنی ہی میں ہو گیا تھا۔ابتدا میں آپ کی نگرانی آپ کے نانا سید عبید اللہ صومعی نے کی لیکن وہ بھی جلد ہی چل بسے۔یوں آپ کی مکمل پرورش آپ کی والدہ کے ذمہ آ گئی۔

شیخ نے ابتدائی تعلیم جیلان میں حاصل کی۔ تقریباً 18 برس کی عمر میں تھے کہ آپ نے اپنی والدہ سے اعلیٰ تعلیم کے لیے بغداد جانے کی فرمائش کی۔اس بارے میں خود آپ کا بیان ہے کہ "۔۔میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ مجھے اللہ کے کام میں لگا دیجے اور اجازت مرحمت کیجیے کہ بغداد جا کر علم میں مشغول ہو جاؤں اور صالحین کی زیارت کروں۔ والدہ نے سفر کی اجازت دے دی اور مجھ سے عہد لیا کہ تمام احوال میں سچ پر قائم رہوں۔ والدہ مجھے الوداع کہنے گھر سے باہر تک آئیں اور فرمایا کہ تمھاری جدائی کو اللہ کے راستے میں قبول کرتی ہوں۔اب شاید تمھیں پھر نہ دیکھ سکوں گی۔۔"۔ شیخؒ کے والد نے 80 دینار ترکہ میں چھوڑے تھے ان میں سے 40 دینار شیخؒ کو والدہ نے اس وقت دیے جب آپ بغداد کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔

شیخ عبد القادرؒ، بغداد پہنچ کر مشہور مدرسہ عالیہ نظامیہ میں داخل ہوئے۔قرآن حکیم کی تعلیم میں آپ کے استاد علامہ ابو سعید تھے۔حدیث کے استادوں میں ابو غالب محمد اور ابو محمد جعفر سراج کے نام سر فہرست ہیں۔اُس وقت کے نہایت معروف فقیہ،ابو الوفاء علی ابن عقیل بغدادی سے آپ نے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

Siddiqui Publications

آپ نے امام ابوزکریا یحییٰ التبریزی سے عربی زبان اور ادب کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے نتیجے میں آپ میں عربی زبان پر قدرت اور فصاحت و بلاغت کے نہایت اونچے معیار کے ساتھ شعر اور خطابت کا جوہر پیدا ہوا۔

تحصیلِ علم کے بعد شیخؒ نے تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ 528AH/1133AD میں آپ نے اپنے استاد اور مرشد، قاضی ابوسعید المخرمیؒ کے قائم کردہ مدرسہ میں معلم کے فرائض انجام دینے شروع کیے۔ آپ لوگوں کو مختلف علوم بالخصوص تفسیر، حدیث، فقہ حنبلی، فقہ مع اختلاف المذاہب، اصولِ فقہ اور نحو کی تعلیم دیتے رہے۔ دارالافتا کا کام بھی آپ کے ذمہ تھا۔ آپ حنبلی اور شافعی مذاہب کے مطابق فتوے لکھتے تھے۔

لوگوں کی عمومی اصلاح کے لیے شیخ صاحبؒ نے تبلیغ اور وعظ کی طرف بھی توجہ کی۔ عام وعظ کا آغاز آپ نے 521AH/1127AD میں کیا۔ شیخ ایک بلند پایہ خطیب بھی ثابت ہوئے۔ آپ کی ان مجالس کی مقبولیت اس قدر بڑھتی گئی کہ مدرسے کی عمارت میں توسیع کروانی پڑی۔ ان مجالس میں عوام کی آمد کا یہ عالم ہوتا کہ لگتا جیسے سارا شہر بغداد اُمنڈ آیا ہو۔ حتیٰ کہ اہلِ علم بھی آپ کے وعظ میں کاغذ قلم لے کر بیٹھا کرتے۔ اس بات کا چرچا بہت جلد دور دور تک ہونے لگا جس نے دنیائے اسلام کے دیگر علاقوں سے بھی بے شمار شاگردوں کو اس طرف کھینچ لیا۔ اس سلسلۂ تبلیغ کے اثرات عظیم اصلاحی تحریکوں سے بھی بڑھ کر نکلے۔ ان سے ایک طرف تو مسلمانوں کو ان کی بے عملی سے نکلنے میں بڑی مدد ملی، تو دوسری طرف غیر مسلموں کے مشرف بہ اسلام ہونے کا بھی ایک تانتا بندھ گیا۔

آپ کے وعظ کا ماحصل یہ ہوتا کہ "۔۔لوگو ! اللہ اور اس کے رسول، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ خدا کی نافرمانی نہ کرو۔ اس کے احکامات پر سچے دل سے عمل پیرا رہو۔ دین میں کوئی نئی بات نہ پیدا کرو۔ صبر اختیار کرو۔ امید کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر پر سب ایک ہو جاؤ۔ آپس میں نااتفاقی پیدا نہ کرو۔ توبہ کر کے گناہوں کی آلودگی سے پاک ہو جاؤ۔ اور اپنے مولا کے دروازے سے کبھی نہ ہٹو۔۔"۔

لوگوں کے اخلاق سنوارنے اور بگڑے ہوؤں کو درست کرنے کا جو اسلوب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اختیار کیا اس سے زیادہ بہتر اور موثر طریقہ کسی کو میسر نہ آسکا۔ بڑے بڑے سرکشوں، ڈاکوؤں اور چوروں تک کی سوچ اور ان کے عمل میں آپ کی ایک ہی نگاہِ التفات نے انقلابی تبدیلیاں پیدا کر دیں۔

شیخ عبدالقادرؒ، غربا اور مساکین کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔ آپ فرماتے "۔۔ جب میں فرائض کے بعد اچھے کاموں پر غور کرتا ہوں تو محتاجوں اور مہمانوں کو کھانا کھلانے اور ہر عام و خاص کے ساتھ محبت سے پیش آنے اور دشواریوں میں ان کے کام آنے سے بہتر کسی کام کو نہیں پاتا۔۔"۔ اس سلسلے میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنے عمل سے بھی لوگوں کے اس قدر دل موہ لیے کہ لوگ آپ کو بے اختیار "پیر دستگیر" کہنے لگے۔

اُس دور میں تصوف کا بھی عروج تھا اور صوفیہ کے مسلک میں وسعت پیدا ہو رہی تھی۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو تصوف سے ابوالخیر حماد الدّباس نے روشناس کرایا۔ اور خرقۂ طریقت یعنی خلافت آپ کو اپنے مرشد سے عطا ہوئی۔ آپ نے تصوف کی زبان کو عام فہم بنایا۔ آپ نے طریقت کو شریعت سے ہم آہنگ کرنے میں بھی بہت اہم کردار ادا کیا۔ بیعت کا طریقہ تو پہلے سے رائج تھا لیکن شیخ صاحبؒ نے اسے وسعت اور تازگی دی اور اس میں باقاعدہ نظم و ضبط پیدا کیا۔ یوں آپ ایک عالم اور واعظ کے ساتھ ساتھ سلوک میں "سلسلۂ قادریہ" کے بانی بھی ٹھہرے۔ آپ کی بزرگی اور علمی فضیلت اور شخصی کمال کے اعتراف کی اس سے بڑی کیا دلیل ہوگی کہ طریقت کے تمام سلسلوں میں آپ کا فیض آج بھی جاری ہے۔ اور بلا استثناء تمام سلسلے کے بزرگوں نے آپ کو اولیائے کبار کی فہرست میں سب سے افضل تسلیم کیا ہے۔

آپ کی تصانیف میں "فتوح الغیب" اور: غنیتہ الطالبین طریق الحق "زیادہ مشہور ہیں۔ تاہم بعض لوگ غنیتہ الطالبین کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے منسوب کرنے میں تامّل کرتے ہیں۔ فتوح الغیب، علم تصوف اور معرفت میں معرکتہ الآرا کتاب مانی جاتی ہے۔ یہ کتاب مقالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات کو بھی جمع کیا ہے۔ غنیتہ الطالبین میں شریعت اور طریقت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس میں اسلام کے 72 فرقوں کی مختصر تشریح بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ اس میں تصوف کے مخصوص طریقے کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ آپ کے خطبات کا مجموعہ آپ کے نواسے نے "فتح ربّانی" کے نام سے مرتب کیا ہے۔

❖ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کے اہم نکات درجہ ذیل ہیں :

(1) عمل کے بغیر علم مطلق فائدہ نہیں پہنچاتا۔ عالم با عمل، نائبِ خدا (خلیفتہ اللہ) ہوتا ہے۔

(2) دنیا تمھارے ہاتھ میں تو رہے مگر دل پر اس کا قبضہ نہ ہونے پائے۔ دل کو اللہ کی یاد سے آباد کرو۔

(3) جب تک زندگی کا دروازہ کھلا ہے اسے غنیمت جانو۔

(4) ایمان والوں کی آزمائش ہوتی ہے۔

(5) اپنے جائز کسب سے کماؤ اور کھاؤ۔ ساتھ ہی غریبوں کی غمخواری کرو۔

(6) مالدار بننے کی آرزو نہ کرو۔ بوالہوسی کو نہ اختیار کرو۔ مالدار اور فقیر کے درمیان امتیاز مت رکھو۔

(7) اللہ سے بندوں کا شکوہ نہ کرو۔

(8) خدمت کرو، مخدوم بن جاؤ گے۔

شیر خواری کے زمانے سے لے کر، کہ جب آپ نے اپنی والدہ کا دودھ پینے سے انکار کر کے ماہ رمضان کے شروع ہونے کی خبر دی تھی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ساری زندگی میں کرامات اور خوارق عادات کا ایک سلسلہ ملتا ہے۔ علمائے اسلام کے ہاں معجزات و کرامات پر مشتمل واقعات کو عقل اور اصولِ روایت سے پرکھنے کے بعد قابل یقین قرار دیا جاتا ہے۔ چناں چہ شیخ صاحبؒ کے تذکرہ نگاروں نے آپ کی کرامات کثرت سے نقل کیے ہیں۔ اگرچہ کہ یہ ضروری نہیں کہ وہ سب علمی صحت کے معیار پر پورے اُتریں، تاہم ابن تیمیہ اور عزالدین جیسے ان کے نقاد بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ شیخ عبدالقادرؒ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچتی ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، اپنے اخلاق میں اپنے ہم عصر اولیائے کرام سے ممتاز تھے۔ سیرت و کردار میں آپ کا کوئی بھی ہم پلہ نہ تھا۔ آپ کے وصال کے بعد بھی قادریہ سلسلہ نہ صرف عالم اسلام میں رشد و ہدایت کی ایک وسیع تحریک اختیار کر گیا بلکہ غیر مسلموں میں بھی اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنا۔ اسی لیے اسلام کے یہ معروف پیشوا آج بھی "پیرانِ پیر" اور "غوثِ اعظم" کے مرتبہ پر فائز ہیں۔